بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۸۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۵ صلح ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا پورے تعہّد سے اعمالِ صالحہ بجا لاؤ

جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو متقی بنو، رات اور دن تضرّع میں لگے رہو

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ آجکل بلا کا زمانہ ہے ... صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جبتک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گذارو۔ رات اور دن تضرّع میں لگے رہو جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ایسے وقت میں دعا، تضرّع، صدقہ و خیرات کرو، زبانوں کو نرم رکھو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ، نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا اگر انسان مان کر پھر اسے پسِ پُشت ڈال دے تو اُسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سُود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ریا کاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں ظُلم، عُجب، ریا، تکبّر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عملِ صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دُنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عملِ صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لیکر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہو گا۔"

(البدر جلد اوّل صفحہ ۶۶ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

رات سے نزلہ کی شکایت زیادہ ہے۔ گلے پر بھی اثر ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ صلح۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میاں صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

شیطانی اوہام و وساوس سے بچنے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ خطبہ عید الاضحیٰ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اوہام شیطانی اور وسوسوں سے بچنے ... کا طریق یہی ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرو۔ استغفار سے یہ مُراد ہرگز نہیں کہ طوطے کی طرح ایک لفظ رٹتے رہو بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ استغفار کے مفہوم اور مطلب کو ملحوظ رکھ کر خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور وہ یہ ہے کہ جو انسانی کمزوریاں صادر ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بد نتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ کے لئے ان کمزوریوں کو دُور کرے اور ان جوشوں کو جو ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں دبائے رکھے۔ پھر لاحول پڑھے۔ پھر دعاؤں سے کام لے اور جہاں تک ممکن ہو راستبازوں کی صحبت میں رہے۔ اگر اس نسخہ پر عمل کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین رکھتا ہوں کہ وہ تمہیں محروم نہ کرے گا۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۲۸)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۵ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش

دو جنتیں اور ان کے حقیقی وارث

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں یا منکرین حق میں ایک مابہ الامتیاز یہ بیان فرمایا ہے کہ حقیقی مومن دنیوی اور اخروی بھلائی کے خواہاں ہوتے ہیں جبکہ نام کے مومن یا منکرین حق کا منتہائے مقصود صرف اور صرف دنیا کا عیش و آرام ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دونوں کے مابین اس مابہ الامتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (البقرہ آیات ۲۰۱ تا ۲۰۳)

کچھ لوگ ایسے ہیں جو (یہی) کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں (آرام) دے اور ان کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا۔ اور ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) فلاح سے ہمکنار کر اور آخرت میں (بھی) فلاح سے ہمکنار کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کی نیک کمائی کے سبب سے (ثواب کا) ایک بہت بڑا حصہ (مقدر) ہے۔ اور اللہ (بہت) جلد حساب چکا دیتا ہے۔

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک وہ جو دنیا کے آرام و آسائش کے طالب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان کی خواہش کے مطابق دنیا میں آرام و آسائش عطا کر دیتا ہے لیکن آخرت کی فلاح میں ان کا سرے سے کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ سراسر خسارہ میں رہتے ہیں کیونکہ چندروزہ عیش و آرام کے بدلے وہ آخرت کا عذاب سہیڑ لیتے ہیں۔ ایمان لانے والوں میں اگر کچھ لوگ ایسے ہوں تو وہ محض نام کے مومن ہوتے ہیں حقیقی ایمان انہیں نصیب نہیں ہوتا۔ یا پھر ایسے لوگ وہ ہوتے ہیں جنہیں آخرت پر سرے سے کوئی ایمان نہیں ہوتا اور ان کا شمار منکرین حق میں ہوتا ہے۔ بر خلاف اس کے ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح کے طالب ہوتے ہیں اور دونوں جہانوں کی فلاح طلب کرنے سے ان کا واحد مقصد یہ ہوتا ہے کہ انہیں دوزخ کے عذاب سے نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت دونوں کے حسنہ سے نوازتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی سرخرو رہتے ہیں اور آخرت کی سرخروئی بھی ان کے حصہ میں آتی ہے۔ دنیا ان کے لئے جنت بنا دی جاتی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے جنت مقدر ہوتی ہے۔ اس طرح وہ دو جنتوں کے وارث قرار پاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی معنوں میں مومن ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت ۴۷)

اور جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں، (دنیوی بھی اور اخروی بھی)

اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حقیقی مومن دنیوی حسنہ کے طلبگار ہونے کے باعث اس دنیا میں بھی بہشت میں ہوتے ہیں اور اخروی حسنہ کے طلبگار ہونے کی وجہ سے آخرت میں بھی بہشت ہی ان کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ ایسے حقیقی مومن دنیوی عیش و آرام کے طلبگار نہیں ہوتے بلکہ وہ طلبگار ہوتے ہیں۔ دنیوی حسنہ کے یعنی ایسی دنیوی بھلائی اور فلاح کے جو آخرت کے حسنہ پر منتج ہو۔ خدا تعالیٰ اگر انہیں دنیوی اموال اور آرام و آسائش کے سامان عطا کرتا ہے تو وہ ان میں ایسے منہمک نہیں ہوتے کہ اخروی حسنہ کو فراموش کر دیں۔ وہ دنیوی اموال اور آرام و آسائش کے سامانوں سے اس طرح استفادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اخروی حسنہ کے وہ وارث قرار پائیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اگر دنیا میں ان پر عسر کی حالت لاتا ہے تو بھی وہ ایک دم کیلئے خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے بلکہ اُسوقت بھی دم نقد بہشت میں ہی ہوتے ہیں۔ اُس وقت بھی یادِ الٰہی میں انہیں وہی سرور حاصل ہو رہا ہوتا ہے جو یُسر کی حالت میں اُنہیں حاصل تھا۔ ان کی اصل لذت اسی میں ہوتی ہے کہ یُسر کی حالت ہو یا عُسر کی وہ یادِ الٰہی میں محو رہیں اور ہر دم اور ہر آن وصالِ ذاتِ ذوالجلال کا شیریں جام انہیں ملتا رہے۔ یہی وہ بہشت ہوتی ہے جو اُنہیں اس دنیا میں ملتی ہے اور انہیں اُخروی بہشت کا وارث بنانے کا موجب بنتی ہے۔ دنیا دار کو (جو عیش و آرام میں زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اور یہ فانی عیش و آرام ہی جس کا مقصود بالذات ہوتا ہے) اس بہشت اور اس کی لذات کی ہوا بھی نہیں لگتی۔ وہ ان لذات سے یکسر محروم و بے نصیب ہوتا ہے اور آخرت میں بجز دوزخ کے عذاب کے اور کچھ اس کے حصہ میں نہیں آتا۔

حقیقی مومنوں کی اس دنیوی بہشت کی بے مثال لذّت نماز کی حالت میں اپنے عروج کو پہنچتی ہے اور اس میں انہیں وہ لذت اور سرور نصیب ہوتا ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی لذت بھی اس کے آگے ہیچ ہوتی ہے۔ وہ دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان ہنسی خوشی برداشت کر لیتے ہیں لیکن اس لذت میں فرق نہیں آنے دیتے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کو بہشت کی کنجی قرار دیا ہے اور اُس بہشت اور اس کی اعلیٰ لذّات سے پورا پورا حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے جو نماز کے ذریعہ ایک حقیقی مومن کے لئے پیدا کی جاتی ہے، فرمایا ہے:-

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دُنیا کو درست کرتی ہے۔ **نماز کا مزا دُنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذّاتِ جسمانی کیلئے ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے، ایک ان میں سے دُنیا کی جنّت ہے اور وہ نماز کی لذّت ہے۔**" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۸)

الغرض حقیقی مومن دُنیا اور آخرت دونوں کے حسنہ کے طالب ہوتے ہیں۔ اس دُہرے حسنہ کے طفیل یہ دُنیا بھی ان کے لئے بہشت بنا دی جاتی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہشت مقدر ہوتی ہے۔ وہ نہ اس دُنیا میں خسارہ میں رہتے ہیں اور نہ آخرت میں ان کے لئے کسی قسم کے خسارہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ان کے لئے دونوں جہانوں میں بے انداز نفع ہی نفع مقدر ہوتا ہے۔ ان کی دنیوی بہشت کی کنجی نماز ہوتی ہے وہ اس کنجی کو کسی قیمت پر بھی ضائع نہیں ہونے دیتے۔ نماز میں جو لذّت اور سرور انہیں ملتا ہے اُس پر وہ اپنا سب کچھ وار دینے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ یہ لذت اور سرور ہی ان کی دنیوی بہشت ہوتی ہے اور اسی میں وہ مست و سرشار رہتے اور اسی میں وصال ذات ذوالجلال کے جام نوش کرتے ہیں۔ اور یہ بہشت ہی ان کے لئے اخروی جنّت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ اور دو جنتیں اُنہیں کے لئے مقدر ہوتی ہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلۂ جہاد از روئے اسلام

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل)

(۳)

(۹) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ مَنْ خَیْرُ النَّاسِ قَالَ اٰمَرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْھَاھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَتْقَاھُمْ لِلّٰہِ وَاَوْصَلُھُمْ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ منبر پر تھے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو زیادہ امر بالمعروف کرتا ہے اور زیادہ نہی عن المنکر کرتا ہے اور خدا سے زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنیوالا ہے۔

(۱۰) ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ (نسائی ص۴۸۵) کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں زندہ ہیں۔ حضورؐ نے اسے فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت کرو یہ بھی جہاد ہے۔

احباب کرام! ان احادیث نبویہ سے جہاد کی مختلف صورتیں ثابت ہیں ان میں نفس کی اصلاح کو سب سے بڑا جہاد قرار دیا گیا ہے۔

جہاد کی اقسام اور لغوی معنے

ائمۂ لغت، بزرگانِ سلف اور مفسرین نے از روئے اسلام جہاد کی مختلف اقسام بیان کی ہیں اور تفصیل سے لغوی معنوں پر بحث کی ہے۔ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:۔

(۱) حضرت امام راغبؒ اصفہانی اپنی مشہور لغتِ قرآن المفردات تحریر فرماتے ہیں:۔

"(جھد) الجَھْدُ والجُھْدُ: الطَّاقَۃُ وَالْمَشَقَّۃُ وَقِیْلَ الْجَھْدُ بِالْفَتْحِ الْمَشَقَّۃُ وَالْجُھْدُ الْوَاسِعُ وَقِیْلَ الْجُھْدُ لِلْاِنْسَانِ قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ وَقَالَ تَعَالٰی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ اَیْ حَلَفُوْا وَاجْتَھَدُوْا فِی الْحَلْفِ اَنْ یَّاْتُوْا بِہٖ عَلٰی اَبْلَغِ مَا فِیْ وُسْعِھِمْ وَالْاِجْتِھَادُ اَخْذُ النَّفْسِ بِبَذْلِ الطَّاقَۃِ وَتَحَمُّلِ الْمَشَقَّۃِ یُقَالُ جَھَدْتُ رَاْیِیْ وَاَجْھَدْتُہٗ اَتْعَبْتُہٗ بِالْفِکْرِ وَالْجِھَادُ وَالْمُجَاھَدَۃُ اِسْتِفْرَاغُ الْوُسْعِ فِیْ مُدَافَعَۃِ الْعَدُوِّ وَالْجِھَادُ ثَلَاثَۃُ اَضْرُبٍ مُجَاھَدَۃُ الْعَدُوِّ الظَّاھِرِ وَمُجَاھَدَۃُ الشَّیْطَانِ وَمُجَاھَدَۃُ النَّفْسِ وَتَدْخُلُ ثَلَاثَتُھَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ۔ وَجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاھِدُوْا اَھْوَاءَکُمْ کَمَا تُجَاھِدُوْنَ اَعْدَاءَکُمْ وَالْمُجَاھَدَۃُ تَکُوْنُ بِالْیَدِ وَاللِّسَانِ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاھِدُوا الْکُفَّارَ بِاَیْدِیْکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ۔

(المفردات للراغب الاصفہانی)

ترجمہ۔ لفظ جَہد اور جُہد کے معنے طاقت اور مشقت کے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ جَہد کے معنے مشقت کے ہیں اور جُہد کا مفہوم وسعت والا ہے اور لفظ جُہد کا اطلاق انسان کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ آیت لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ میں ہے۔ آیتِ قرآنی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے حلف اٹھائی اور پوری کوشش کی کہ اپنے مقدور بھر اس کو مؤکد بنائیں۔ لفظ اجتہاد سے مراد ہوتی ہے کہ انسان اپنے نفس کو پوری طاقت خرچ کرنے اور کامل مشقت برداشت کرنے پر آمادہ کرتا ہے چنانچہ جَھَدْتُ رَاْیِیْ وَاجْتَھَدْتُہٗ کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے فکر کرتے کرتے اپنے آپ کو تھکا دیا۔ لفظ جہاد اور مجاہدہ کے معنے ہیں کہ دشمن کی مدافعت میں پوری طاقت خرچ کر دی جائے۔

جہاد کی تین قسمیں ہیں

(۱) ظاہری دشمن سے مقابلہ
(۲) شیطان سے مقابلہ اور
(۳) نفس سے مقابلہ۔ یہ تینوں قسمیں آیاتِ کریمہ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ، وَجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ میں مراد ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس طرح تم اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے ہو اسی طرح اپنی نفسانی خواہشات سے بھی جہاد کرو۔ مجاہدہ ہاتھ کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور زبان کے ساتھ بھی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جَاھِدُوا الْکُفَّارَ بِاَیْدِیْکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ کہ اے مومنو! تم کفار سے اپنے ہاتھوں سے بھی جہاد کرو اور اپنی زبانوں سے بھی جہاد کرو۔"

(۲) تاج العروس میں لکھا ہے:۔

"وحقیقۃ الجھاد کما قال الراغب المبالغۃ واستفراغ الوسع والجھد فیما لا یرتضی وھو ثلاثۃ اضرب مجاھدۃ العدوّ الظاھر والشیطان والنفس وتدخل الثلاثۃ فی قولہ تعالٰی وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ۔"

کہ حقیقت جہاد جیسا کہ امام راغبؒ نے کہا ہے پورا زور لگانے اور ناپسندیدہ امور کے ازالہ کے لئے پوری جد و جہد کرنے اور ساری طاقت خرچ کر دینے کا نام ہے اور جہاد کی تین شقیں ہیں۔ ظاہری دشمن سے مقابلہ، شیطان سے مقابلہ، اپنے نفس سے مقابلہ۔ یہ تینوں اقسام آیت کریمہ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ میں شامل ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) امام غزالیؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

"حُکِیَ عن بعض اھل المعرفة انه قال الجھاد علی ثلاثة اصناف، جھاد مع الکفار وھو جھاد الظاھر کالذی فی قوله تعالیٰ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وجھاد مع اصحاب الباطل بالعلم والحجة کقوله تعالیٰ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ وجھاد مع النفس الامارة بالسوء کالذی فی قوله تعالیٰ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وقوله صلی اللہ علیه وسلم افضل الجھاد جھاد النفس وان الصحابة رضوان اللہ علیھم اجمعین کانوا اذا رجعوا من جھاد الکفار یقولون رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر انما سموا الجھاد مع الھوی والنفس والشیطان اکبر لان الجھاد معھا دوم وجھاد الکفار یکون فی وقت دون وقت"

(مکاشفة القلوب صفحہ [illegible])

ترجمہ۔ بعض اہل معرفت سے حکایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جہاد کی تین قسمیں ہیں (۱) کافروں سے جہاد۔ یہ جہاد ظاہر ہے جس کا ذکر آیت قرآنی یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ میں ہے (۲) اہل باطل کے ساتھ علم اور دلیل کا جہاد جس کا ذکر آیت وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ میں ہے (۳) نفس امارہ کے ساتھ جہاد۔ جیسا کہ آیت وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں ہے نیز اس حدیث نبوی میں جس میں ہے کہ بہترین جہاد نفس کے ساتھ جہاد ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم جب کفار کے ساتھ جہاد سے واپس آتے تو کہتے کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ صحابہؓ نے اپنی خواہش اپنے نفس اور شیطان سے جہاد کرنے کو جہاد اکبر اسلئے قرار دیا کہ یہ

- - - - - - - - -

جہاد دائمی اور ہر وقت کا ہے اور کفار سے جہاد کسی وقت ہوتا ہے اور کسی وقت نہیں ہوتا"

۴۔ امام رازی تحریر فرماتے ہیں:۔

قَالَ عبد اللّٰہ بن ... المبارک حق جھادہ: مجاھدة النفس والھوی

(تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۶[illegible])
مطبوعہ مصر

کہ امام ابن المبارکؒ نے فرمایا ہے کہ حق جہادہ سے مراد نفس اور خواہشات کا مقابلہ کرنا ہے گویا یہ مکمل جہاد ہے۔

۵۔ امام زمخشری آیت وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اطلق المجاھدة ولم یقیدھا بمفعول لیتناول کل ما یجب مجاھدته من النفس الامارة بالسوء والشیطان واعداء الدین۔

تفسیر کشاف

کہ آیت میں مجاہدہ کو بغیر مفعول کے ذکر کے مطلق رکھا ہے تاکہ ہر واجب جہاد پر حاوی ہو جائے یعنی نفس امارہ کے جہاد پر بھی شیطان سے جہاد پر بھی اور دشمنان دین کے ساتھ جہاد پر بھی حاوی ہو جائے۔

۶۔ صاحب تفسیر روح البیان آیت کریمہ وَجَاھِدْھُمْ بِهٖ جِھَادًا کَبِیْرًا کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:۔

"فان مجاھدة السفھاء بالحجج اکبر من مجاھدة الاعداء بالسیف"

(روح البیان)

کہ کم عقل لوگوں کے دلائل کے ساتھ جہاد اس جہاد سے یقیناً بڑا ہے جو دشمنوں کے ساتھ تلوار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۷۔ حضرت امام غزالیؒ تحریر فرماتے ہیں

"قال ابوذر الغفاری قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنه یا رسول اللہ ھل من جھاد غیر قتال المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نعم یا ابابکر ان للہ تعالیٰ مجاھدین فی الارض افضل من الشھداء احیاء مرزوقین یمشون علی الارض یباھی اللہ بھم ملائکة السماء وتزین لھم الجنة کما تزینت ام سلمة لرسول اللہ فقال ابوبکر رضی اللہ عنه یا رسول اللہ ومن ھم قال الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والمحبون فی اللہ والمبغضون فی اللہ"۔

(مکاشفة القلوب صفحہ [illegible])

ترجمہ۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مشرکوں سے جنگ کے علاوہ بھی کوئی اور جہاد ہے؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ہے۔ اے ابوبکر! زمین پر اللہ تعالیٰ کے ایسے مجاہد بندے بھی ہیں جو شہیدوں سے افضل ہیں حالانکہ وہ زندہ ہیں اور کھاتے پیتے اور زمین پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ملائکہ کے سامنے بطور فخر پیش کرتا ہے اور ان کے لئے جنت اسی طرح سجائی جائے گی جس طرح ام سلمہ رسول اللہ کے لئے آراستہ کی گئی تھی حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ ایسے تبلیغ کرنے والے لوگ ہیں جو امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور ان کی محبت اور دشمنی محض اللہ کی خاطر ہوتی ہے۔"

۸۔ ایک اور روایت میں ہے

"قال بعض الصحابة لمن سأله عن الغزو ابدأ بنفسك فاغزها وابدأ بنفسك فجاهدها"

(لطائف المعارف)

(ابن رجب الحنبلی صفحہ ۲۳[illegible])

کہ ایک شخص نے کسی صحابی سے لڑائی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے اپنے نفس کا مقابلہ کر۔ اپنے نفس سے جہاد کا آغاز کر اس روایت سے عیاں ہے کہ سب سے پہلا اور سب سے بڑا جہاد اپنے نفس کی اصلاح ہے۔

ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ درحقیقت جہاد اپنے لغوی اور اصطلاحی معنوں کے رو سے حق کی حمایت میں اور باطل کے ازالہ کے لئے اپنی سب قوتوں کو صرف کر دینے کا نام ہے

آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور بزرگان سلف کے اقوال کے رو سے جہاد کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

جہاد اکبر۔ اپنے نفس کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کرنا یہ سب سے مقدم اور سب سے اعلیٰ جہاد ہے جو دائمی طور پر واجب اور جاری ہے (۲) جہاد کبیر اسلام کی اشاعت اور قرآن مجید کی تبلیغ کے لئے پورا زور لگانا۔ خود دین کو سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا ایک مسلمان کا بہترین وظیفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی بناء پر ہی خیر امت کا خطاب دیا ہے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

(مشکوٰة المصابیح)

تم میں بہترین مسلمان وہ ہے جو خود قرآن مجید کو سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جہاد کو جہاد کبیر قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَجَاھِدْھُمْ بِهٖ جِھَادًا کَبِیْرًا

(الفرقان ع ۵)

کہ اس قرآن مجید کے ذریعہ منکرین سے جہاد کریں۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

37
Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء تا ۱۵ر نومبر ۱۹۷۴ء

(۴)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۲۰	محترمہ بشریٰ عطاء صاحبہ بذریعہ مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ	۱۰/- روپے
۱۲۱	مکرم سید محمد یوسف صاحب روہڑی سیمنٹ ورکس	۱۵/- "
۱۲۲	" محمود عالم صاحب " "	۱۰/- "
۱۲۳	" جمعدار خدا بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں	۳۰/- "
۱۲۴	" کموڈور چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ منڈی بہاؤالدین	۵۰/- "
۱۲۵	" عبدالمجید خان صاحب چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور	۱۰/- "
۱۲۶	محترمہ نسیم پراچہ صاحبہ اہلیہ مجیب الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا	۴۸۶/- "
۱۲۷	مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ چک ۵۵۹ گ ب ضلع لائلپور	۱۰۰/- "
۱۲۸	" راجہ مسعود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۲۰/- "
۱۲۹	" خواجہ عبدالمومن صاحب گول بازار ربوہ	۱۵/- "
۱۳۰	" جلال الدین صاحب چک ۲۸۷ ج ب لائلپور صدر جماعت احمدیہ	۱۵/- "
۱۳۱	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰/- "
۱۳۲	مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب گوجرخان	۵۰/- "
۱۳۳	" امتیاز احمد صاحب لاہور	۲۰/- "
۱۳۴	" محمد شریف صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰/- "
۱۳۵	" میجر حمید احمد صاحب کلیم گھوسکی حیدرآباد	۱۰/- "
۱۳۶	" محترمہ بیگم صاحبہ جمال طیب صاحب کیمبل پور	۲۰/- "
۱۳۷	مکرم عبدالرحمٰن صاحب مظفر گڑھ	۱۰/- "
۱۳۸	" شیخ عبداللطیف صاحب مع اہل و عیال اسلام آباد	۱۰۰/- "
۱۳۹	" میجر مبارک احمد صاحب ڈار	۱۵/- "
۱۴۰	" ناصر احمد خان صاحب شفیع ۔ کراچی	۱۱/- "
۱۴۱	" عبداللہ جان صاحب مرزا	۵۰/- "
۱۴۲	محترمہ حبیب بیگم صاحبہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰/- "
۱۴۳	مکرم ناصر احمد صاحب سیال سرگانہ ملتان	۱۰/- "
۱۴۴	" حبیب اللہ خان صاحب گوجرخان	۱۰/- "
۱۴۵	" محمد شریف صاحب ضلع رحیم یار خان	۱۵/- "
۱۴۶	محترمہ صفیہ داؤد صاحبہ جیکب آباد	۵۰/- "
۱۴۷	لجنہ اماء اللہ چک ۴۶ شمالی سرگودھا	۱۶/- "
۱۴۸	مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھاریاں	۵۰/- "
۱۴۹	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۴/۲۵ "
۱۵۰	مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دارالیمن ربوہ	۴۷/- "
۱۵۱	" " " " " خوشاب	۱۰/- "
۱۵۲	" " " " " زرگڑھی گوجرانوالہ	۱۳/۵۰ "
۱۵۳	" " " " " کوئٹہ	۱۲۲/۵۰ "
۱۵۴	" " " " " شیخوپورہ	۵۰/- "
۱۵۵	" " " " " کریم نگر فارم	۹۹/- "
۱۵۶	" " " " " دارالرحمت شرقی ربوہ	۸۴/- "
۱۵۷	" " " " " محمد آباد اسٹیٹ	۱۵۰/- "
۱۵۸	" " " " " سکھر	۱۰/- "
۱۵۹	" " " " " نواب شاہ	۲۶/- "
۱۶۰	" " " " " باب الابواب ربوہ	۵۱/- "
۱۶۱	" " " " " بدین	۱۰/- "
۱۶۲	" " " " " وار برٹن	۲۶/- "
۱۶۳	" " " " " چکوال	۳۰/- "
۱۶۴	" " " " " حویلی مجوکہ	۲۰/- "

ٹریکٹ "ہمارے عقائد"

دفتر وقفِ عارضی کی طرف سے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ "ہمارے عقائد" طبع ہوا ہے۔ احباب جماعت اسے مطالعہ کے لئے بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں۔ تعداد مطلوبہ سے مطلع فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

قائدین مجالس کی یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں بھجواتے رہیں۔ ایسے قائدین مجالس جنہوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹیں ماہ نومبر دسمبر ابھی تک نہ بھجوائی ہوں، جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم نصیر احمد خاں لودھی کا نکاح عزیزہ مسعودہ ساجدہ بنت چوہدری محمد احمد صاحب ربوہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ ۳۰۰۰/- حق مہر پر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مسجد احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں ۲۹ر دسمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو خاکسار نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احمدی اور غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی۔

عزیزی سلسلہ احمدیہ کے بزرگ محترم جناب چوہدری فضل احمد صاحب پی، اے، ایس ریٹائرڈ کے پوتی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے افراد کیلئے ہر لحاظ سے مبارک، بابرکت اور خوشیوں کا باعث بنا دے۔ آمین ثم آمین

رحمت اللہ خان لودھی۔ مکان نمبر ۲۴۵ ریلوے ڈبل پھاٹک ملتان چھاؤنی

درخواست دعا

مکرم چوہدری جمال الدین احمد صاحب معلم وقف جدید تقریباً دو ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار چلے آرہے ہیں۔ نقاہت کافی ہے۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی۔

(۲) خاکسار کی طبیعت جلسہ سالانہ سے واپسی کے بعد سے بخار اور سر درد کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شریف احمد دیپڑھوی باندھی ضلع نواب شاہ (سندھ)

(۳) میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ کمزور ہے۔ بہت پریشانی ہے۔ قارئین کرام اپنی دعاؤں سے مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل اور جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

محمد نواز مومن

ولادت

مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دوسرا فرزند عطاء فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

(ملک محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مسئلہ جہاد اور اسلام

بقیہ صفحہ ۲

۳۔ جہاد اصغر۔ یہ دشمنوں کے مقابلہ میں جنگ و قتال کا نام ہے جب معاندین تلوار اور طاقت کے زور پر اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے برسر پیکار ہوں تو ان کا دفاع اسلامی شریعت میں جہاد اصغر کہلاتا ہے۔

یہ تینوں قسم کے جہاد اسلام میں مقرر ہیں۔ جہاد اکبر ہر وقت اور بلا شرط فرض ہے۔ جہاد کبیر بھی ہر زمانے کے لئے موعظہ حسنہ کی صورت میں فرض ہے۔ جہاد اصغر کی فرضیت کے لئے شریعت نے چند شرائط مقرر کی ہیں جب تک وہ شرائط متحقق نہ ہوں جہاد اصغر اور جہاد بالسیف فرض نہیں ہوتا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف بعد از ریٹائرمنٹ سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"پنشنر خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ مَیں تحریک کرتا ہوں کہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں خدا نے اُن کو موقعہ دیا ہے کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں اور بڑی سرکار کا کام کریں یعنی دین کی خدمت کریں۔ بیسیوں ایسے آدمی ہیں جو پنشن لیتے ہیں اور جنہیں اپنے گھروں میں کوئی کام نہیں۔ مَیں اُن سے کہتا ہوں کہ خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں تا ان سکیموں کے سلسلے میں ان سے کام لیا جائے۔ یا جو مناسب ہوں انہیں نگرانی کا کام سپرد کیا جائے ورنہ اگر نگرانی کا کام نہ کیا گیا تو عملی رنگ میں نتیجہ اچھا نہیں نکل سکے گا۔

جو لوگ پنشنر ہیں ساری عمر انہوں نے دُنیا کے کاموں میں گزار دی اب کیوں وہ اِس کام کو اختیار نہیں کرتے جس کے کرنے سے انہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ پس اِن کاموں کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جنہیں کچھ تجربہ بھی ہو، صحت بھی اچھی ہو اور جن میں ابھی طاقت ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ جنوری ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۳ سال ۱۹۳۶ء)

اگر آپ پنشن پانے کے بعد سلسلہ کی خدمت کی نیت رکھتے ہیں تو فوراً ہی دفتر وقف عارضی ربوہ سے فارم منگوا کر پُر کر دیں تا کہ آپ کا نام آئندہ میدان میں کام کرنے والوں کی فہرست میں درج ہو جائے اور آپ کو دینی معلومات میں اضافہ کے لئے دفتر کی طرف سے ہدایات ملتی رہیں اب تو ہزاروں ایسے واقفین کی ضرورت ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۰ اصلح ۱۳۵۴ ہش) میں فرمایا:۔

"قیامِ جماعت کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں اب چودہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کے لئے تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہو گی"

اِس عرصہ میں ہم نے کیا کام کرنا ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"موجودہ صدی کے بقیہ چودہ پندرہ سال میں ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کرنی ہے اور درجہ بدرجہ ایسے کام سرانجام دینے ہیں کہ جو اگلی صدی کے دَوران اسلام کے موعودہ غلبہ کے عظیم الشان ظہور میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔ یہ کام درجہ بدرجہ جماعت کے سامنے آتے رہیں گے"

اے مخلصینِ جماعتِ احمدیہ! چاہے آپ دُنیا کے کسی حصہ میں مقیم ہوں آپ نے غلبۂ اسلام کی خاطر بڑی فراخدلی سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے لکھوائے ہیں اب ان وعدوں کی درجہ بدرجہ ادائیگی کا وقت ہے۔ پس آپ اپنے کُل وعدہ کا کم از کم ۱/۱۶ ایک ماہ کے اندر ضرور ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترمہ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت سید غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

بڑے افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت سید غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہفتہ پاکستان نیول ہسپتال "شفا" کراچی میں زیر علاج رہ کر ۱۱ جنوری کو صبح ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا جہاں ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لیجا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے دعا کرائی۔

مرحومہ سید احمد حسن صاحب رضی اللہ عنہ متوطن ضلع مظفر نگر یوپی (انڈیا) کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی پیدائش ۱۸۹۱ء کے قریب کی تھی۔ آپ کے نکاح کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا ولی بننا قبول فرمایا تھا اور حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ نے آپ کا نکاح پڑھا تھا۔ مرحومہ نے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ میجر سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی۔ ۲۔ بریگیڈیئر سید ممتاز احمد صاحب کراچی۔ ۳۔ سید مسعود احمد شاہ صاحب کراچی۔ ۴۔ سید مقصود احمد شاہ صاحب کراچی۔ ۵۔ میجر سید منور احمد صاحب بخاری لاہور چھاؤنی۔ ۶۔ ڈاکٹر سید رفیق احمد شاہ صاحب بخاری۔ ۷۔ سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد صاحب کراچی۔ ۸۔ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید ریاض احمد شاہ صاحب جہلم۔ ۹۔ سیدہ ممتاز جہان صاحبہ اہلیہ مسٹر محمد حنیف صاحب بہاولپور۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قُرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما کر آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

تصحیح ایڈریس

محترم شیخ مبارک احمد صاحب (سابق رئیس المبلغین مشرقی افریقہ) کے بعض خطوط اور اخبارات تا حال اُن کے سابق ایڈریس سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن پر ہونے کی وجہ سے دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں آ جاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں بروقت نہیں مل سکتے۔ اُن کا موجودہ ایڈریس "سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ" ہے۔ اُن سے خط و کتابت کرنے والے احباب پتہ کی تصحیح فرما لیں تا کہ خطوط کے ضائع ہونے یا ان کو پہنچنے میں تاخیر کا خطرہ نہ رہے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواستِ دُعا

(۱) میری والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ لمبے عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار چلی آ رہی ہیں اور والد محترم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی چند روز سے انفلوئنزا کے مرض میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل و عاجل شفا سے نوازے اور مفید اور بابرکت لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا مسعود احمد۔ برلاس منزل۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے بہنوئی مکرم علیم الدین صاحب امینی نے انگلینڈ سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیخ نور الحق۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴